۶۵ ۷۸۶/۹۲

یا اللہ جل جلالہ — یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

زیرِ ظلِ عاطفت فقیہ اعظم حضرت مولانا ابو الخیر مفتی **محمد نور اللہ** صاحب النعیمی بانی و مہتمم دار العلوم ہذا

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویأمرون بالمعروف وینہون عن المنکر واولئک ہم المفلحون۔

سلسلہ تبلیغ نمبر ۲۱

زیرِ نگرانی

فقیر ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری

اسرارِ نماز — فلسفۂ نماز

از شکستہ قلم ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری القادری

نماز

۱ — سببِ رحمتِ خدا ہے نماز — فرحتِ روحِ مصطفےٰ ہے نماز
۲ — مجتبیٰ! تیری ابتداء ہے نماز — منتہی تیری انتہا ہے نماز
۳ — ملک و ملت کے اتحاد کا راز — اور معراجِ ارتقا ہے نماز
۴ — دینِ اسلام کا ستونِ عظیم — فرق کفران و شکر کا ہے نماز
۵ — سرِ تنظیم عزم و استقلال — ہمت اخلاص و اتقا ہے نماز
۶ — جو مسِ ہوس کو طلا کر دے — وہی اکسیر کیمیا ہے نماز
۷ — اے مسلم! تیری مسلمانی — کیوں تیرے دل پہ بار سا ہے نماز
۸ — روزِ محشر کہ جان گداز بود — از صمیم [illegible] دراز بود
۹ — اندراں رزم گاہِ بیم و امید — اولیں پرسش نماز بود
۱۰ — جانِ ایمان کی ضیاء ہے نماز — دل کے فانوس کی جلا ہے نماز

شاہ محمد قصوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشادِ باری ——— قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۔ ترجمہ (اپنے معبود برحق کیلئے کھڑے ہو کر نمازیں پڑھو)

اسیرانِ رُما

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے جانباز صحابی حضرت عبد اللہ بن غسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں کو جس وقت نصارائے روم نے گرفتار کر لیا تو ان کے شہنشاہ شہریامن تمام نصاریٰ کے پوپ پادری میتا بن عبد المسیح اور حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مابین اس طرح گفتگو ہوئی۔

میتا: صحابہ کرام کی حسنِ عبادات اور جودتِ تلاوت دیکھ کر کہنے لگا "تم پر شب و روز میں کیا کچھ فرض کیا گیا ہے؟

حضرت عبد اللہ: آپ نے جواب دیا پانچ نمازیں۔ تو جس نے ان کو ان کے رکوعوں اور سجدوں کے ساتھ کامل طور پر ادا کیا وہ دوزخ کی آگ سے بچ جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ یعنی تمام نمازوں کی نگہبانی کرو خاص کر درمیانی نماز (عصر کی) اور اللہ کے لئے کھڑے ہو کر عجز و انکسار کے ساتھ نماز پڑھو۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلصَّلٰوةُ صِلَةٌ مَا بَيْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّهٖ فِيْهَا اِجَابَةُ الدُّعَاءِ وَقُبُوْلُ الْاَعْمَالِ وَبَرَكَةُ الرِّزْقِ وَرَاحَةُ الْاَبْدَانِ وَسِتْرٌ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّارِ وَثِقْلٌ فِي الْمِيْزَانِ وَجَوَازٌ عَلَى الصِّرَاطِ وَمِفْتَاحُ الْجَنَّةِ یعنی نماز بندے اور اس کے رب کے درمیان رابطہ ہے اور اس میں اجابتِ دعا ہے اور قبولِ اعمال اور برکتِ رزق اور جسموں کیلئے چین اور بندے اور آگ کے درمیان مضبوط پردہ اور میزانِ حساب میں بھاری بوجھ اور پلصراط سے آسانی سے گذرنا اور بہشت کی چابی۔ پھر فرمایا وَهٰذِهِ الصَّلٰوةُ فُرِضَتْ عَلٰى جَمِيْعِ الْاُمَمِ فَلَمْ يُؤَدُّوْهَا وَقَصَّرُوْا فِيْهَا حَتّٰى فَرَضَهَا اللّٰهُ عَلَيْنَا فَاَدَّيْنَا
یعنی نماز تمام امتوں پر فرض کی گئی تھی مگر وہ ادا نہ کر سکے اور اس میں کوتاہی کی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے اوپر فرض فرمایا تو ہم نے اس کو کما حقہ ادا کیا۔ پھر فرمایا وَالصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ لِجَمِيْعِ الطَّاعَاتِ فَمِنْ جُمْلَتِهَا الْجِهَادُ وَاَنَّ الْمُصَلِّيْ مُجَاهِدٌ عَدُوَّيْنِ نَفْسَهٗ وَالشَّيْطَانَ وَفِي الصَّلٰوةِ الصَّوْمُ فَاِنَّ الْمُصَلِّيْ لَا يَاْكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَزَادَتْ عَلَى الصِّيَامِ التَّمَسُّكُ بِمُنَاجَاتِ رَبِّهٖ وَفِي الصَّلٰوةِ الْحَجُّ وَهُوَ الْقَصْدُ اِلَى بَيْتِ الْحَرَامِ وَالْمُصَلِّيْ قَصَدَ رَبَّ الْبَيْتِ وَزَادَ عَلَى الْحَجِّ بِقُرْبِهٖ مِنْ مَلَكُوْتِ رَبِّهٖ قَالَ اللّٰهُ

تعالیٰ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (ترجمہ اور نماز تمام عبادتوں کی جامع ہے اس میں جہاد بھی ہے کہ نمازی دو نہایت ہی مکار اور فریب باز دشمنوں (نفس امارہ اور شیطان) سے جہاد کرتا ہے اور اس میں روزہ بھی ہے کہ جب تک نماز میں ہے کھانا پینا اور جماع ممنوع ہیں اور روزوں سے بڑھ کر یہ کہ اپنے پروردگار کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے۔ اور اس میں حج بھی ہے بلکہ حج سے بڑھ کر کہ حج بیت اللہ کے قصد کو کہتے ہیں اور نماز میں بیت اللہ کے رب کی طرف قصد ہوتا ہے نیز یہ کہ نماز میں زیادتی قرب ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سجدہ کر اور قرب ہو):

میتا: ۔ اے عربی نذیر تکبیر کیلئے ہاتھ اٹھانے کا کیا مطلب ہے؟

حضرت عبداللہ: ۔ بلاشبہ ڈوبنے والا جب کوئی سہارا نہ پائے تو ہاتھ مارتا ہے کہ کسی طرح غرق ہونے سے نجات ملے بعینہ گناہوں کے سمندر میں غریق ہوتا ہے دونوں ہاتھ مارتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ اے میرے پروردگار خَلِّصْنِیْ فَاِنِّیْ غَرِیْقٌ فِیْ بِحَارِ الْخَطَایَا وَالْمَعْصِیَةِ یَا رَبِّ مِنْکَ اِلَیْکَ۔ میرا ہاتھ پکڑ کیونکہ میں گناہوں کے سمندروں میں ڈوبتا ہوں اور تیرے عذاب سے ڈر کر تیری بارگاہ میں پناہ لیتا ہوں پھر ارشاد فرمایا کہ نماز میں قرأت کا مطلب بندے اور اس کے پروردگار کے درمیان مناجات اور گفتگو کرنا ہے۔ رکوع کا مطلب یہ ہے کہ بندہ اپنا سر بطور انکسار کے جھکاتا ہے پروردگار عالم کی بارگاہ میں یوں جھکا دیتا ہے اور رکوع سے سر اٹھاتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ نے اسکی گردن کو گناہوں سے آزاد کر دیا ہوتا ہے چنانچہ اس پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ عرض کرتا ہے۔ اور پہلے سجدہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین پر پیشانی رکھ کر گویا عرض کرتا ہے مِنْهَا خَلَقْتَنِیْ کہ اے میرے پروردگار تو نے مجھے اسی زمین سے پیدا فرمایا ہے پھر سر اٹھاتا ہے تو گویا کہتا ہے تو نے مجھے اسی سے نکالا ہے (انسان بنایا ہے) پھر دوسرا سجدہ کرتا ہے تو گویا اقرار کرتا ہے کہ وَفِیْهَا تُعِیْدُنِیْ یعنی اسی میں تو نے مجھے لوٹانا ہے۔ پھر سر اٹھاتا ہے تو گویا یہ اقرار کرتا ہے کہ وَمِنْهَا تُخْرِجُنِیْ تَارَةً اُخْرٰی یعنی تو نے مجھے دوسری بار اسی زمین سے نکالنا ہے۔ پھر داہنی طرف سلام کہتا ہے تو گویا عرض کرتا ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ اے میرے اللہ میرا نامہ اعمال میری داہنی طرف سے عطا فرمانا پھر بائیں طرف سلام کہتا ہے تو گویا عرض کرتا ہے لَا تُعْطِنِیْ کِتَابِیْ بِشِمَالِیْ یعنی مجھے نامۂ اعمال بائیں طرف سے نہ دینا:

فائدہ: ۔ یاد رہے کہ قیامت کے روز ایمانداروں کو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا اور کفار کو بائیں ہاتھ میں، پس جس وقت راہب میتا نے حضرت عبداللہ کا یہ بیان سنا تو بے ساختہ بول اٹھا اَشْهَدُ اَنَّکُمْ عَلَی الْحَقِّ۔ وَاَنَّ دِیْنَکُمْ حَقٌّ وَقَوْلَکُمْ صِدْقٌ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ تم لوگ ضرور حق پر ہو اور بیشک تمہارا دین حق ہے اور تمہاری بات سچی اسکے بعد وہ مسلمان ہو گیا:

نوعِ دیگر ● اسرارِ نماز ●

نماز کے افعال و احکام میں بے نہایت اسرار ہیں، اہلِ دل حضرات پر حسبِ مراتب و منازل منکشف ہوتے ہیں، یہاں ان میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے:-

۱۔ دن میں اخفاء (آہستہ پڑھنا) اور رات میں جہر (بلند پڑھنا) واجب ہوا کہ رات نشانِ لطف ہے اور اسکی تجلی خفیف ہے اور دن نشانِ جلال ہے اور اسکی تجلی شدید ہے۔ نیز قرأتِ جہریہ کی تجلی قرأتِ سریہ کی تجلی سے بہت قوی اور گرم تر ہے سو رات کی خفیف تجلی کیساتھ قرأتِ سریہ (آہستہ پڑھنا) کی نرم و نازک تجلی ملکر دل کو جنباں متاثر نہ کرپاتی۔ اور درجۂ اعتدال کہ صراطِ مستقیم اور خیر الامور اوسطہا ہے وہاں تک پہنچنے سے قاصر رہتی۔ ایسے ہی دن کی شدید تجلی اور قرأتِ جہریہ کی اقوی و گرم تر تجلی مل جاتی تو درجۂ اعتدال سے کہیں بڑھکر قوتِ برداشت سے باہر ہو جاتی اور عالمِ حیرت میں ڈال کر مبہوت بنادیتی تو بھی مفید اصل مقصود نہ رہتی لہذا درجۂ اعتدال کو قائم رکھنے کیلئے دن کی شدید تجلی کیساتھ قرأتِ سریہ کی ٹھنڈی تجلی رکھی گئی اور رات کی خفیف تجلی کیساتھ قرأتِ جہریہ کی گرم تجلی۔

۲۔ جمعہ اور عیدین میں باوجود دن کی سخت و شدید تجلی کے قرأتِ جہریہ کی اقوی و گرم تر مقرر فرمائی گئی کہ بوجہ کثرتِ حاضرین کے انس حاصل ہوتا ہے۔ دہشت زائل ہوتی ہے اور دل بوجہ اظہری خلق کثیر حاضری خالق سے قدرے غافل و ذاہل بھی ہوگا۔ نیز کدورتِ ارادہ کی تقصیرات جمع ہوکر حجابِ غفلت میں موجب قوت بنتی ہیں۔ تو گاہے گاہے یہ معالجہ مناسب ہوا کہ دن کی شدید تجلی اور قرأتِ جہریہ کی گرما گرم تجلی سے سکۂ غفلت کو گلا دیا جائے جیسے اطبا باریک تر خطوط دیکھنے سے منع کرتے ہیں اور کبھی بغرضِ تمرین و ریاضت اسکو علاج قرار دیتے ہیں۔

۳۔ کسوف (سورج گرہن) کی نماز میں جماعت کثیرہ کے سبب انس حاصل ہوتا ہے پھر بھی اخفاء (آہستہ پڑھنا) کا حکم ہوا کہ دن کی گرم تجلی کی شدت اور کسوف کہ خود آیتِ تخویف ہے، کی شدت اور اس پر قیام رکوع اور سجود کی تطویلِ کثیرہ کی شدت کیساتھ جہر قرأت کی گرم تر تجلی برداشت نہ ہو سکیگی۔

۴۔ کسوف میں بعض محققین نے جہر (اونچا پڑھنا) کا فتویٰ دیا ہے کہ فی زمانہ غفلت کا حجاب سخت تر ہو چکا ہے جس کا تقاضا ہے کہ گرم تجلی جہر کو بھی جزوِ علاج قرار دیا جائے۔

۵۔ نمازِ جنازہ میں اصلاً قرأت نہیں ہے کہ اس وقت تو عوام کے دل بھی خائف ہوتے ہیں، موت یاد ہوتی ہے، ہیبتِ عظیم اور تجلی جلال کا وقت ہوتا ہے۔ اسکے ساتھ تجلی شدید قرآنی کا جمع کرنا درجہ اعتدال سے تجاوز کے ہم معنی تھا اسی لئے جو جنازہ میں قرأت کے قائل ہیں وہ بھی جہر نہیں رکھتے خواہ لات ہو کہ شدتوں پر شدت بڑھ جائیگی۔

نمبر ۶ رات کو آٹھ رکعت تک نوافل ایک نیت سے جائز ہیں مگر دن کو چار سے زائد منع کہ عادتِ الٰہیہ ہے تجلی آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے اور ہر دوسرے شفع میں پہلے شفع سے قوی تجلی وارد فرماتے ہیں۔ تو دن کی گرم تر تجلی کیساتھ چار رکعت سے آگے تاب نہ آئیگی:

نمبر ۷ ہر دو رکعت پر جلسۂ طویلہ (قعدہ) کا حکم ہوا کہ خوب آرام پالے اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد کر کے دل کو مطمئن کرلے یعنی ورودِ تجلیات سے جو تھکان حاصل ہوئی ہے اس سے آرام پاکر دوسرے شفع کیلئے تیار ہو سکے:

نمبر ۸ اکیلے نمازی پر جہر واجب نہیں کہ بوجہ تنہائی دہشت و ہیبت زیادہ ہوتی ہے بہت ممکن ہے تاب نہ لاسکے لہذا اسے اپنی مرضی پر چھوڑا گیا کہ چاہے طاقت پائے تو جہر کرلے ورنہ اخفاء کرلے:

نمبر ۹ فرائض کے صرف پہلے شفع میں ہی قرأت لازم ہوئی کہ نمازی جلالتِ فروض پر حرارتِ قرأت کی وجہ سے عجب نہیں کہ پہلے شفع سے آگے تابِ قرأت نہ لائے:

نمبر ۱۰ رکوع و سجود میں قرأتِ قرآن ممنوع ہوئی کہ ان دونوں کی تجلی (جو قیام کی تجلی سے سخت اور اشد ہے) کیساتھ قرأت کی شدید تجلی ملکر اعتدال سے افراط کی طرف متجاوز ہوگی:

نمبر ۱۱ نیز قعدہ میں قرأت منع ہوئی کہ یہ آرام کرنے کیلئے رکھا گیا ہے۔ قرآنی تجلی کی شدت اسے مقصود سے خالی کردیتی:

نمبر ۱۲ اسی لئے رکوع کے بعد قومہ کا حکم ہوا کہ رکوع کی قوی تجلی سے آرام لیکر سجود کی اقوی تجلی کی طرف جائے ورنہ تاب نہ لائیگا:

نمبر ۱۳ اسی لئے جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اطمینان سے بیٹھنا واجب ہوا کہ پہلے سجدہ کی شدید تر تجلی سے آرام پائے کہ دوسرے سجدہ کی شدید ترین تجلی برداشت کرسکے ورنہ اشد بر اشد تجلیاتِ متوالیہ سے بنیانِ بشری کا منہدم ہوجانا بعید نہ تھا۔ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک مرید نے سجدہ کیا۔ جسم گھلنا شروع ہوا یہانتک کہ گوشت پوست ہڈی پسلی کسی شئی کا نشان نہ رہا صرف ایک بوند پانی کی زمین پر پڑی رہ گئی۔ حضور پرنور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روٹی کے پھوہے سے اٹھا کر زمین میں دفن کردی۔ اور فرمایا سبحان اللہ تجلی کے سبب اپنے اصل کی طرف پلٹ گیا۔ ع قسمت نگر کہ کشتۂ شمشیرِ عشق یافت [مرگے کہ زندگاں بدعا آرزو کنند۔

رہے ہم عوام جنکی ان مراتبِ علیہ تک رسائی نہیں۔ تو ہم اس امرِ جمیل میں ان اہل البصائر کے پیروکار اور طفیلی ہیں ع وَلِلْاَرْضِ مِنْ كَاْسِ الْكِرَامِ نَصِيْبٌ ــــ ؎ اُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ : لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

یہ رموز و اسرار صلوٰۃ کریمہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ الآیہ اور کریمہ اِنَّا سَنُلْقِیْ قَوْلًا ثَقِیْلًا وغیرہما من الآیات اور حدیث قُمْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ الحدیث ومثلہا من الاحادیث اور اعلیحضرت کے رسالہ انہار الانوار میں دئیے ہوئے اشارات سے اخذ کر کے حلۂ تفصیل پہنا کر صفحۂ ورق پر ہویدا کئے گئے ہیں دلائل تفصیلیہ کبھی اور پمفلٹ میں موقعہ ملا تو حوالۂ قلم کردئیے جائینگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ تعالیٰ وصلی اللہ علی حبیبہ وآلہ وسلم: (از فقیر قادری ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری غفرلہ)

... از علامۂ مدقق مولینا **محمد رمضان** صاحب محقق معلم معقولات دار العلوم خلفیکرزئی نصیر پور ...

نماز

(ارشاد باری) قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ◎ **نماز** ◎ ---- اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

نماز ایسی عبادت ہے جو تمام شریعتوں میں مشروع رہی۔ حضرت آدم علیہ السلام سے جناب سید دو عالم علیہ الصلوٰۃ تک کوئی ایسی شریعت نہیں جو نماز سے خالی گذری ہو ---- در المختار میں ہے لَمْ تَخْلُ عَنْھَا شَرِیْعَۃُ مُرْسَلٍ۔ شریعت محمدیہ علیٰ صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ میں معراج کی رات فرض ہوئی۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ ---- اس آیۂ شریفہ میں نماز معہودہ اور اسکی فرضیت و فضلیت اور افادیت کا ثبوت ہے کہ حکیم مطلق جل وعلا جس چیز کا جسقدر تاکیدی حکم فرماتا ہے اس میں اتنی ہی فضیلت و خوبی موجود ہوتی ہے۔ اور جب حکم نماز کا تکرار دوسری عبادتوں سے صدہا بار اکثار فرمایا اور ادا کرنے کی تاکیدوں اور ترک کرنے کی وعیدوں سے انذار فرمایا تو اسکی خوبی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ نماز کی افضلیت کا یہی کیا کم ثبوت ہے کہ تمام فرشتوں کی جملہ عبادات کا مجموعہ ہے کیونکہ بعض ملائکہ کی عبادت محض قیام میں رہنا ہے بعض کی رکوع میں، بعض کی سجود میں، بعض کی عبادت حمد کرنا ہے، بعض کی ---- الیٰ غَیْرِ ذٰلِکَ۔ اور ان تمام ملائکہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج ملاحظہ فرمایا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اپنے فضل وکرم سے تمام عبادات ملائکہ کو ہماری نماز میں جمع فرمادیا۔ تو جو کوئی پانچوں نمازیں تمام کریگا ان تمام فرشتوں کی جملہ عبادات کا ثواب پائیگا (روح البیان) اسی آیہ مذکورہ سے نماز (کہ ارکان مخصوصہ قیام، قرات، رکوع، سجود، قعود، خروج بصنعہ کے مجموع مرکب کا نام ہے) کی شرطیں بھی ثابت ہوتی ہیں۔ قاعدہ ہے کہ جس دلیل سے واجب یا فرض ثابت ہوتا ہے اسی دلیل سے بالتبع اس واجب یا فرض کے مقدمات (شرطیں وغیرہا جن پر وہ واجب یا فرض موقوف ہو) بھی ثابت ہوتے ہیں۔ کشف المبہم شرح مسلم صہ ۱۶۱۔ وجوب نماز کی شرطیں چار ہیں۔ اول اسلام۔ دوم صحت عقل۔ سوم بالغ ہونا۔ چہارم وقت کا پانا۔ صحت نماز کی شرطیں چھ ہیں۔ اول طہارت۔ یعنی نمازی کے بدن کا حدث اکبر (جس سے غسل واجب ہوتا ہے) اور حدث اصغر (جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے) اور نجاست حقیقیہ (جیسے گوبر، خون، پیشاب، شراب) قدر مانع سے پاک ہونا۔ قدر مانع جس کا زائل کرنا شرط ورنہ نماز نہ ہوگی یہ ہے نجاست غلیظہ (مثلاً انسان کا پائخانہ، بول، یا شراب) قدر درہم اور نجاست خفیفہ (مثلاً گائے، بھینس، بکری، اونٹ کا پیشاب یا گوبر) کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے زیادہ پلید ہوجائے۔ جس حصہ یا طرف میں وہ نجاست لگی ہو تو اس قدر مانع کو اگر بغیر عذر زائل نہ کریگا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر اس سے کم ہے تو اس کا زائل کرنا سنت ہے۔ قرآن پاک میں ہے وَثِیَابَکَ فَطَھِّرْ (اور اپنے کپڑوں کو ضرور پاک کر)

نیز اس حکم سے طہارتِ بدن اور مکان کا لزوم بطریقِ اولیٰ ثابت ہوا کیونکہ کپڑوں کا جدا کرنا متصور ہے۔ مثلاً تمام کپڑے پلید یا ملوث ہوں تو کسی اکیلے مکان میں کپڑے اتار کر بھی نماز پڑھ سکتا ہے بخلاف بدن اور مکان کے کہ ان کا جدا کرنا ناممکن ہے۔

دوم ۲ سترِ عورت۔ عورت یہاں بدن کے اس حصے کو کہتے ہیں جس کا چھپانا فرض ہے۔ اسکی تفصیل یہ ہے۔ مرد کیلئے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک عورت ہے۔ بعض جاہل ناف سے بہت ہی نیچے تک جگہ ننگی رکھتے ہیں اور کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ ایسا کرنا تو نماز سے باہر بھی بہت برا اور ناجائز ہے جبکہ پردے دار قمیص پہنے بغیر ہو۔ باریک قمیص یا جبہ پردہ نہ کرے اکا کوئی اعتبار نہیں۔ نماز میں اس جگہ کا ننگا رہنا اور برا ہے۔ بعض حالتوں میں نماز یقیناً نہ ہوگی۔ لہٰذا اس عام وبار سے بچنے کی کوشش کرنا ہر مسلمان پر لازم ہے۔

عورتوں اور خنثے (جن کی علامتیں مردوں سے مناسبت نہ رکھتی ہوں) کیلئے صرف چہرہ، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا سارا بدن عورت ہے۔ **مسئلہ**: سر کے لٹکتے ہوئے (کھلے یا گندھے ہوئے) بال اور گردن اور کلائیاں بھی عورت ہیں چھپانا فرض ہے۔ **مسئلہ**: اتنا باریک دوپٹہ جس میں سے جسم اور بالوں کی رنگت نمایاں ہوتی ہو پہنکر نماز پڑھیگی تو نہ ہوگی۔ ہماری بعض خواتین اس امر کا خیال نہیں کرتیں۔ باریک دوپٹے بلکہ باریک کرتے پہنے نماز پڑھ لیتی ہیں اس طرح نماز نہیں ہوتی۔ مردوں کو چاہیئے کہ اپنی اپنی مستورات کو اس اہم امر کا احساس دلائیں۔

سوم ۳ استقبالِ قبلہ: یعنی نماز میں کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ قرآن کریم میں ہے وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ ۝ اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اسی مسجد حرام (کعبہ) کی ہی طرف (نماز میں) منہ کرو۔ تو نمازی نے اگر قصداً سینہ اس طرف سے پھیر لیا تو نماز فاسد ہو جائیگی اگرچہ فوراً سیدھا ہو گیا ہو اور اگر بلا قصد منہ پھیر لیا اور تین تسبیح کے وقفہ سے پہلے سیدھا ہو گیا تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ **فائدہ**: اگر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کسی خوش قسمت کو بلائیں تو نماز ہی میں فوراً حاضر ہونا لازم اور رب العالمین کا حکم ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ یعنی اے ایمان والو اللہ کا اور اس رسول کریم کا حکم مانو جس وقت بھی وہ تمہیں بلائیں۔ یہ حکم نماز کی حالت کو بھی شامل ہے۔ جیسا کہ اسی آیۂ کریمہ کے ماتحت تفاسیر و احادیث میں واضح و بیّن ہے۔ اور نماز بھی نہ فاسد ہوگی۔ خصائص ص $\frac{253}{27}$ تفسیر صاوی ص $\frac{100}{17}$ بلکہ کامل و مکمل ہو جائیگی گو کعبہ سے سینہ پھر گیا مگر کعبہ کے کعبہ کی طرف پھر اس ۝

[illegible] ج ۳ ص ۴ (handwritten vertically in the left margin)

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو ۝ کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو!

یعنی کعبۂ اسلام سے پھر اگر کعبۂ ایمان کی طرف پھرا۔ جسم کعبہ سے پھر اگر جانِ کعبہ کی طرف پھرا۔ بنیانِ کعبہ سے پھر اگر عنوانِ کعبہ کی طرف پھرا۔ ظلِ کعبہ سے پھر اگر عینِ کعبہ کی طرف پھرا یا یوں کہئے کہ ظلِ جلوہ سے پھر اگر صاحبِ جلوہ کی

طرف بیہرا سے بگرد در جوشش کہ آں گوہر نایاب کجا است • کعبہ زیں درد سیاہ پوشش کہ محراب کجا است

کعبہ بھی ہے انہی کی تجلّی کا ایک ظلّ • روشن انہی کے عکس سے پتلی حجر کی ہے

چہارم نیت: یہ بھی شرط ہے۔ قرآن حکیم میں ہے وَمَا أُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ یعنی انہیں تو یہی حکم کیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کریں۔ اسکے لئے دین کو خالص رکھتے ہوئے۔ حدیث شریف میں اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ یعنی عملوں کا ثواب نیت پر موقوف۔ نیت نہ ہوگی تو ثواب نہ ہوگا لہذا نماز نہ ہوگی۔ **مسئلہ** نیت تو دل کا کام ہے مگر زبان سے بھی ادا کرے۔ نیت اللہ ہی کی طرف ہو اگرچہ منہ کعبہ کی طرف کیا جاتا ہے ؎

محراب ابروئے تو اگر قبلہ ام نبود • کے بر فلک بر ند ملائک نماز من

پنجم وقت: اس کا شرط ہونا بھی قرآن حکیم سے ثابت ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا بیشک نماز ایمان والوں پر ایسا فرض ہے جس کے وقت مقرر کر دئیے گئے ہیں۔ اب احادیث و فقہ کی روشنی میں اسکی قدرے تفصیل ملاحظہ ہو: **نماز فجر کا وقت:** صبح صادق سے سورج کے کسی قلیل حصہ کے نمودار ہونے تک۔ **نماز ظہر کا وقت:** آفتاب ڈھلنے سے شروع ہو کر اس وقت تک ہے کہ مسجدوں اور اسی طرح شمال و جنوب سیدھی دیوار وں کا سایہ انکی بلندی سے دو چند (دگنا) ہو جائے۔ یاد رہے کہ جمعہ کا وقت برابر یہی وقت ہے جو ظہر کیلئے بیان ہوا۔ **عصر کا وقت:** ظہر کا وقت ختم ہو جاتے ہی شروع ہو کر غروب آفتاب تک۔ **مغرب کا وقت:** غروب آفتاب سے قیام شفق تک۔ شفق ہمارے مذہب میں وہ سفیدی ہے جو غروب آفتاب کی سرخی کے بعد دکھائی دیتی ہے۔ **عشا کا وقت:** اس سفیدی کے ختم ہوتے ہی صبح صادق تک۔ وتروں کا وقت بھی یہی ہے۔

ان اوقات کے اوّل، آخر، اوسط یعنی کس حصے میں نماز ادا کریں؟

اسکی تفصیل کے لئے آئندہ پمفلٹ کا انتظار کریں؟

نوٹ: بفضلہ و کرمہ تعالیٰ ہر ماہ کے پمفلٹ نہایت باقاعدگی سے شائع کئے جا رہے ہیں۔ قبل ازیں پمفلٹ (صفات النبی) سولہ صفحات کا بابت ماہ صفر و ربیع الاول شریف اکٹھا شائع کیا گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو کسی ماہ کا پمفلٹ نہ ملا ہو تو اطلاع دیں نیز آئندہ جس ماہ کا پمفلٹ نہ ملے تو اس سے اگلے ماہ کی دس تاریخ تک اطلاع دیں ورنہ نہ ملنے کے ذمہ دار آپ خود ہونگے۔ بعض حضرات سالانہ کانفرس کے موقعہ پر جب وصولی رقم کا مطالبہ ہوتا ہے تو کہہ دیتے ہیں جی ہمیں تو فلاں فلاں مہینوں کے ...

صدر دفتر انجمن حزب الرحمٰن شعبہ تبلیغ دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری

کتبہ شاہ محمد قصوری متعلم دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور شریف ضلع منٹگمری